روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 159 | سوموار - 18 صفر - 1416ھ' 17 وفا 1374ھش' 17 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

امراء کو کبر اور نخوت لگے رہتے ہیں جو کہ ان کے عملوں کو کھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے بعض غریب آدمی جن کو اس قسم کے خیالات نہیں ہوتے وہ سبقت لے جاتے ہیں۔

غرضیکہ ریاء وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔ جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہوگا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو' خواہ ریاست کے لحاظ سے۔ خواہ مال کے لحاظ سے' خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے' تو اسی قدر پیچھے رہ جاویگا۔

اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں۔ بہت ہی کم ہیں جو ان سے نجات پاتے ہیں۔ امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔ امیر آدمی کو کوئی غریب سے غریب اور ادنیٰ آدمی (سلام) کہے تو اسے مخاطب کرنا اور (جواب دینا) اس کو عار معلوم ہوتا ہے اور خیال گذرتا ہے کہ یہ حقیر اور ذلیل آدمی کب اس قابل ہوتا ہے کہ ہمیں مخاطب کرے۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ غریب امیروں سے پانصد سال پیشتر جنت میں جاویں گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 88)

گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ موت کو یاد رکھنا ہے

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کرلیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ دار الافتاء کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵۔ جولائی ۱۹۹۵ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام "سلمیٰ ظہیر" عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

بچی محترم رشید احمد خان صاحب (ابن حضرت منشی دیانت خان صاحب آف کانگڑہ رفیق حضرت بانی سلسلہ) کی پوتی اور محترم عبد الرشید خان صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار دار العلوم وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک' صالح اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

نکاح

○ مکرم چوہدری وحید احمد صاحب (حال جرمنی) ولد مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کراچی کا نکاح مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب دار العلوم غربی ربوہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر مورخہ ۹۵-۷-۱۴ بروز جمعۃ المبارک کو مکرم محمد دین شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الخلیل ربوہ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ شاہدہ مسعود صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) بتاریخ ۱۲۔ جولائی ۹۵ء کراچی میں وفات پاگئیں ان کے تین بیٹے ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ موصوفہ کراچی کے ایک حلقہ کی صدر تھیں۔ انہیں احمدیہ قبرستان کراچی میں سپرد خاک کر دیا گیا موصوفہ حضرت حافظ عبد العزیز صاحب (وفات یافتہ) سیالکوٹی حضرت رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی اور حضرت حافظ مبارک احمد صاحب (وفات یافتہ) کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ولد میاں حسین بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ۹۵-۷-۶ کو وفات پاگئے۔ موصوف مکرم عرفان احمد صاحب ۲۱/۱۴ دار النصر کے والد تھے ۹۵-۷-۷ کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور بعد تدفین دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری نعمتوں کو یاد کرو

حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول

ملائکہ پر ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اس کے پاک رسولوں کو ماننا اور جزا و سزا پر ایمان لانا۔ اور اس امر کا ماننا کہ ہر چیز کا اس نے اندازہ کیا ہے۔ یہ ایمان کے اصول ہیں کہ اپنے سب عقائد کو رضائے الٰہی میں لگا دینا ایک سچے (صاحب ایمان) کا کام ہے۔ (عبادت ادا کرنا) اپنے مال میں سے ایک معین حصہ (اللہ کی راہ میں) ادا کرنا۔ یتیموں۔ بے کسوں اور رشتہ داروں کی خبر گیری کرنا۔ رنج و راحت۔ بیماری تندرستی۔ دکھ۔ سکھ۔ غریبی۔ امیری۔ مقدمہ۔ مقابلہ۔ عسر یسر۔ صلح۔ عداوت میں خدا تعالیٰ کی رضا کو ہاتھ سے نہ دینا۔ یہ اصول' یہ پاک اور مبارک اصول ممکن تھا کہ بھول جاتے۔ جس طرح اور قومیں اپنی کتابیں کھو بیٹھیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کا کمال احسان ہوا کہ ایمان۔ عقائد۔ اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے اور اصلاح نفس اور تہذیب کے لئے وہ وقت پر اور عین ضرورت کے وقت پر اپنے پاک بندے پیدا کرتا رہتا ہے۔ بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کو ان پیدا کرنے والوں کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ اور بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کو خبر تو ہوتی ہے مگر وہ اپنی کسی خطاکاری کے برے نتیجے کی وجہ سے اس کو شناخت نہیں کر سکتے۔

غرض اس آیت میں خدا تعالیٰ اس فطرت کے لحاظ سے جو انسان میں ہے ارشاد فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیں۔ (-) خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا۔ آسمانی اور پاک علوم سے دلچسپی رکھنے والا جیسی زندگی بسر کر سکتا ہے اس سے بہتر اور افضل وہم میں بھی نہیں آ سکتی۔ منافق کا نفاق جب ظاہر ہوتا ہے تو اس کو کیسی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ جھوٹ بولنے

باقی صفحہ 7 پر

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت اڑھائی روپیہ

17- وفا 1374 ھش 17 - جولائی 1995ء

دعاؤں کا خزانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثر انداز ہوگی۔ اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی۔ اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ اب یہ جو کل کا مضمون ہے وہ اس دائرے میں آکر اس طرح مکمل ہوتا ہے جب تک آپ زندہ ہیں اس وقت تک تو کل کی فکر کر سکتے ہیں مگر خدا نے آپ کو متنبہ کیا ہے کہ کل کے انجام سے بھی جو قیامت تک جاری و ساری ہے اُس کل سے بھی متنبہ کیا ہے جو آپ کے مرنے کے بعد پھر کسی وقت آئے گا۔ تو اس کل کے نگران آپ ہو کیسے سکتے ہیں۔ محض اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس ذات سے تعلق قائم کریں جس پر کوئی فنا نہیں ہے۔ جو آج کا بھی مالک ہے اور کل کا بھی مالک ہے۔ اس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے۔ اور اُس دنیا کے کل پر بھی اِس کا قبضہ ہے۔ وہ دعائیں وہ نہ نظر آنے والے رسے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔ حضرت اماں جان نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے وصال کے بعد جو سب سے پہلی بات اپنی اولاد کو اکٹھا کر کے کہی تھی بڑی قیمتی بات ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ کس طرح آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی دعاؤں پر گہرا ایمان تھا۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وصال ہوا تو ظاہری طور پر دنیا کے لحاظ سے وہ گھر خالی تھا۔ حضرت اماں جان نے بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھو بچو تمہیں دنیا کے لحاظ سے کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ مگر یہ گمان نہ کرنا کہ تمہارے باپ نے تمہارے لئے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ دعاؤں کا ایسا خزانہ چھوڑ کر گیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ تمہیں بھی ملے گا۔ تمہاری اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو ملتا چلا جائے گا۔ یہ لامتناہی خزانہ ہے جو کبھی کسی باپ نے ایسا خزانہ کم ہی چھوڑا ہو گا۔ جیسا تمہارے باپ نے تمہارے لئے چھوڑا ہے۔"

ہم اپنی اولاد کی خوشی اور خوشحالی کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات اپنی استعداد سے بھی بڑھ کر ان کے لئے کوشش کرتے ہیں چاہے مقروض ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن ایسا کرنے سے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ایک ایسا وقت بھی آسکتا ہے جب ہم ان کے لئے کچھ نہ کر سکیں گے۔ اس لئے کہ ہم اس دنیا سے گذر جائیں گے اور پھر وہ سامان جو ہم ان کے لئے مہیا کرتے تھے۔ وہ نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ ان کی خوشی اور خوشحالی اور ان کی اولاد کی خوشی اور خوشحالی اور ان کی اولاد کی اولاد کی خوشی اور خوشحالی تسلسل کے ساتھ جاری رہے تو ہم جو کچھ بھی اپنی اولاد کے لئے کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی ضرور کرنا چاہئے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں کیونکہ ہم تو اس دنیا سے گذر جائیں گے۔ لیکن جس سے ہم دعائیں کرتے ہیں وہ زندہ رہنے والی ہستی ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والی ہستی ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو آج بھی پورا کرتا ہے اور کل بھی پورا کرے گا۔ اور پورا کرتا ہی چلا جائے گا۔

دین کی فوج کا سپاہی ہوں
سیدھے رستے کا ایک راہی ہوں
اپنے ماں باپ اور بزرگوں کی
میں دعا ہائے صبحگاہی ہوں

ابوالاقبال

اسرارِ حیات

آ بتاؤں مَیں تجھے اے دوست اسرارِ حیات
کی ہے پیدا خالقِ عالم نے کیوں یہ کائنات

یہ زمیں یہ آسماں یہ چاند اور یہ آفتاب
شب کی تاریکی میں روشن یہ ستاروں کی برات

یہ گُل و گلزار اور یہ چہچہاتی بُلبلیں
یہ ہوا یہ کوہ و صحرا یہ جمادات و نبات

دے رہے ہیں سب زبانِ حال سے اس کا پتہ
ذات سے جس کی ہے قائم یہ جہانِ بے ثبات

اس کی قدرت کی تجلّی دیدنی ہے ہمنشیں
ایک کُن سے جس نے پیدا کی ہے ساری کائنات

کنزِ مخفی کی تجلّی جلوہ گر ہے چار سُو
یہ جہاں ہے فی الحقیقت مظہرِ ذات و صفات

دستِ قدرت کا ہے تُو سب سے نمایاں شاہکار
لاجرم ہے ایک زندہ معجزہ تیری حیات

کیا کبھی سوچا بھی ہے تو نے کہ یہ کیا بھید ہے
مشرق و مغرب میں ہے کیوں گرم بازارِ ممات

بھول کر حق کو ہے سیم و زر کے لالچ میں پڑا
تُو نے پیدا کی ہیں خود اپنے لئے یہ مشکلات

ہاتھ سے اپنے بنا کر تُو خدا سمجھا انہیں
ہوش کر کچھ اے اسیرِ فتنۂ لات و منات

عاقبت محمود اپنی چاہتا ہے تُو اگر
پڑھ محمد مصطفیٰؐ کی زندگی کے واقعات

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک کتاب سے ماخوذ

سیرت خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم

غزوۂ حنین

رسول کریم ﷺ ہی دنیا کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ ہر ایک امر میں دوسرے انسانوں سے افضل ہیں اور ہر ایک نیکی میں دوسروں کے لئے رہنما ہیں۔ ہر ایک پاک صفت آپ ﷺ میں پائی جاتی ہے اور آپ ﷺ کا کمال دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کے نور سے دل منور ہو جاتے ہیں۔ علما میں آپ ﷺ سربر آوردہ ہیں۔ متقیوں میں آپ ﷺ افضل ہیں۔ انبیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں ملک داری میں آپ ﷺ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جرأت میں آپ ﷺ فرد وحید ہیں۔ غرض کہ ہر ایک امر میں آپ ﷺ خاتم ہیں اور آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

میں نے پیچھے آپ ﷺ کی جرأت کا ایک واقعہ بیان کیا تھا کہ کس طرح آپ ﷺ سب صحابہؓ سے پہلے خطرہ کے معلوم کرنے اور دشمن کی خبر لینے کے لئے تن تنہا چلے گئے۔ اب میں ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ جس سے پڑھنے والے کو خوب اچھی طرح سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو کرشمے بہادری اور جرات کے آپ ﷺ نے دکھائے وہ کوئی اور انسان نہیں دکھا سکتا۔

جو لوگ جنگ کی تاریخ سے واقف و آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ دشمن کا سب سے زیادہ زور افسروں اور جرنیلوں کو نقصان پہنچانے پر خرچ ہوتا ہے اور سب سے زیادہ اسی بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ سردار لشکر اور اس کے سٹاف کو قتل و ہلاک کر دیا جائے۔ اور یہ اصل ایسی ہے کہ پرانے زمانہ سے اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ بلکہ پرانے زمانہ میں تو جنگ کا دارومدار ہی اس پر تھا کہ افسر کو قتل یا قید کر لیا جائے۔ اور اس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی کہ پچھلے زمانے میں خود بادشاہ میدان جنگ میں آتے تھے۔ اور آپ ہی فوج کی کمان کرتے تھے۔ اس لئے ان کا قتل یا قید ہو جانا بالکل شکست کے مترادف ہوتا تھا۔ اور بادشاہ کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر فوج بے دل ہو جاتی تھی اور اس کے قدم اکھڑ جاتے تھے۔ اور اس کی مثال ایسی ہی ہو جاتی تھی جیسے بے سر کا جسم۔ کیونکہ جس کی خاطر لڑتے تھے وہی نہ رہا۔ تو لڑائی سے کیا فائدہ پس بادشاہ یا سردار کا قتل یا قید کر لینا بڑی سے بڑی شکستوں سے زیادہ مفید اور نتائج قطعیہ کا منتج تھا۔ اس لئے جس قدر خطرہ بادشاہ کو ہوتا تھا اتنا اور کسی انسان کو نہ ہوتا۔

اس بات کو جو شخص اچھی طرح سمجھ لے اسے ذیل کا واقعہ محو حیرت بنا دینے کے لئے کافی ہے۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آپ سے کسی نے کہا کہ کیا تم لوگ جنگ حنین کے دن رسول کریم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ آپ نے جواب میں کہا کہ رسول کریم ﷺ نہیں بھاگے۔ ہوازن ایک تیرانداز قوم تھی اور تحقیق ہم جب ان سے ملے تو ہم نے ان پر حملہ کیا اور وہ بھاگ گئے۔ ان کے بھاگنے پر مسلمانوں نے ان کے اموال جمع کرنے شروع کئے۔ لیکن ہوازن نے ہمیں مشغول دیکھ کر تیر برسانے شروع کئے پس اور لوگ تو بھاگے مگر رسول کریم ﷺ نہ بھاگے۔ بلکہ اس وقت میں نے دیکھا تو آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان نے آپ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ اور آپ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں۔ یہ جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کی اولاد میں سے ہوں۔

اس واقعہ کی اہمیت کے روشن کرنے کے لئے میں نے پہلے بتایا تھا کہ بادشاہ لشکر میں سب سے زیادہ خطرے میں ہوتا ہے کیونکہ جو نقصان بادشاہ کے قتل یا قید کر لینے سے لشکر کو پہنچتا ہے وہ کئی ہزار سپاہیوں کے مارے جانے سے نہیں پہنچتا۔ پس دشمن کو جس قدر آپ کا تجسس ہو سکتا تھا اور کسی کا نہیں۔ پس جب کہ اچانک دشمن کا حملہ ہوا۔ اور وہ اپنے پورے زور سے ایک عارضی غلبہ پانے میں کامیاب ہوا۔ اور لشکر اسلام اپنی ایک غلطی کی وجہ سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ تو دشمن کے لئے ایک غیر مترقبہ موقعہ تھا۔ کہ وہ آنحضرت ﷺ پر حملہ کرتا اور اپنے مدت کے بغض و عناد کو عملی جامہ پہناتا' پس ایسی صورت میں آپ کا وہاں کھڑا رہنا ایک نہایت خطرناک امر تھا۔ جو نہایت بہادری اور جرات چاہتا تھا۔ اور عام عقل انسانی اس واقعہ کی تفصیل کو دیکھ کر ہی حیران ہو جاتی ہے کہ کس طرح صرف چند آدمیوں کے ساتھ آپؐ وہاں کھڑے رہے۔

آپؐ کے ساتھ اس وقت بارہ ہزار بہادر سپاہی تھا جو ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔ اور سینکڑوں مواقع پر کمال جرأت دکھلا چکا تھا۔ مگر حنین میں کچھ ایسی ابتری پھیلی اور دشمن نے اچانک تیروں کی کچھ ایسی بوچھاڑ کی کہ بہادر سے بہادر سپاہی کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ تاب مقابلہ نہ لا سکا۔ حتیٰ کی جنگ کا عادی بلکہ میدان جنگ کا تربیت یافتہ عرب کا گھوڑا بھی گھبرا کر بھاگا۔

اور بعض صحابہؓ کا بیان ہے کہ اس شدت کا حملہ تھا کہ ہم باوجود کوشش کے نہ سنبھل سکتے تھے اور چاہتے تھے کہ پاؤں جما کر لڑیں مگر قدم نہ جمتے تھے۔ اور ہم اپنے گھوڑوں کو واپس کرتے تھے لیکن گھوڑے نہ لوٹتے۔ اور ہم اس قدر ان کی باگیں کھینچتے تھے کہ گھوڑے دوہرے ہو جاتے تھے۔ مگر پھر آگے کو ہی بھاگتے تھے اور واپس نہ لوٹتے تھے۔ پس اس خطرناک وقت میں جب ایک جرار لشکر پیٹھ پھیر چکا ہو۔ ایک شخص تن تنہا صرف چند وفادار خدام کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا رہے۔ اور تیروں کی بارش کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے۔ تو یہ ایک ایسا فعل نہیں ہو سکتا جو کسی معمولی جرأت یا دلیری کا نتیجہ ہو۔ بلکہ آپؐ کے اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے سینہ میں ایک ایسا دل رکھتے تھے جو کسی سے ڈرنا جانتا ہی نہ تھا۔ اور خطرناک دشمن کے مقابلہ میں ایسے وقت جبکہ اس کے پاس کوئی ظاہری سامان موجود نہ ہو کھڑا رہنا اس کے لئے ایک معمولی کام تھا۔ اور یہ ایک ایسا دلیرانہ کام ہے۔ ایسی جرأت کا اظہار ہے کہ جس کی نظیر اولین و آخرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت موسیٰؑ میں مزید کہتی ہیں:-

قدیم مصر میں بہت سے دیوتاؤں (خداؤں) کی پرستش ہوتی تھی۔ یعنی ہر شخص کا تعلق کسی دیوتا یا چند مخصوص دیوتاؤں سے ہوتا تھا۔ مصر کے دارالخلافہ تھیبس کے رہنے والے اپنے دیوتا کو آمان کہا کرتے تھے اور آمان دیوتا کا کاہن (مذہبی راہنما) بھی تمام کاہنوں کا رئیس (سردار) سمجھا جاتا تھا۔

فرعون مصر کے بعد آمان دیوتا کا بڑا کاہن سب سے زیادہ اثر و رسوخ رکھتا تھا۔ اس کا فوج میں بھی اثر تھا مذہبی عمارات مندر' مقابر (مقبرہ کی جمع) اور محلات کی تعمیر کی نگرانی کا کام بھی اس کے سپرد تھا۔

ہم کے معنی خادم یا غلام ہوتے ہیں۔ ہم آمان کے معنی آمان دیوتا کا خادم یا غلام۔ اصطلاحاً ہم بڑے کاہن کو ہم آمان یا ہامان کہتے ہیں۔

فرعون نے ہامان کو بلوایا اور اسے حکم دیا کہ فوراً بڑے بڑے بھٹوں میں پختہ اینٹیں تیار کرواؤ۔ اور پتھیروں (عمارتی تعمیر کا کام کرنے والوں) کو بلا کر کہا کہ اونچا محل بناؤ شائد اس پر چڑھ کر میں موسیٰؑ کے خدا کو دیکھ سکوں۔ آخر میں کہا کہ میں تو اسے (حضرت موسیٰؑ کو) بالکل جھوٹا سمجھتا ہوں محل کی تعمیر کے بعد دنیا بھی دیکھ لے گی کہ اتنے اونچے محل سے بھی موسیٰؑ کا خدا کہیں نظر نہیں آیا۔ فرعون اور اس کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ دونوں ضرور کوئی جادوگر ہیں جو تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے زور سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ تمہارے اعلیٰ درجہ کے مذہب کو تباہ کر دیں۔ پھر انہوں نے مقابلہ کے لئے ایک دن اور ایک جگہ مقرر کی اور اکٹھے ہونے کیلئے یوم الزینہ یعنی عید کا دن مقرر ہوا۔ وہ لوگ اس دن کو مقدس سمجھتے تھے اس دن کسی پر زیادتی نہیں کرتے تھے۔ اور اس مقابلہ کے لئے صبح کا وقت مقرر ہوا۔

فرعون کا حضرت موسیٰؑ کا مقابلہ کرنے کے لئے جادوگروں کو بلانا

فرعون اور اس کے ساتھیوں نے جادو کے اعلیٰ درجہ کے کرتب دکھانے والوں کو جمع کیا اور مقابلے کا دن آگیا انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ آپ پہلے اپنی تدبیر شروع کریں گے (اپنا جادو پہلے شروع کریں گے وہ خدا کے نشانوں کو جادو [illegible]) یا ہم ابتدا کریں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا تم اپنی تدبیر ظاہر کرو۔ اس پر انہوں نے اپنی رسیوں اور سوٹوں کو [illegible] تو وہ ایسے لگنے لگے جیسے کہ وہ دوڑ رہے ہوں۔ حضرت موسیٰؑ اپنے دل میں ڈرے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ڈرو نہیں۔ تو ہی غالب آئے گا۔ اور جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ میں ہے۔ اس کو زمین پر ڈال دے۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس سب کو وہ نگل جائے گا۔ یعنی اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔

جادوگر اپنی کمزوری سمجھ گئے۔ اور اپنی ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شکست کھا کر حضرت موسیٰؑ کے قدموں میں گر گئے۔ اور کہنے لگے ہم موسیٰؑ اور ہارون کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ فرعون نے تو اپنی طرف سے بہترین جادوگر (شعبدہ باز) جمع کئے تھے۔ جب وہ ناکام ہو گئے تو فرعون کو بہت شرمندگی ہوئی اور سخت غصہ آیا کہنے لگا۔ کیا تم میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے ہو۔ معلوم ہوتا ہے موسیٰؑ اور ہارون یہ کوئی تمہارے ہی سردار ہیں میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔ اور اس خلاف ورزی پر تمہارے مخالف ہاتھ پاؤں کٹوا دوں گا۔ یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔ اس سے انسان کسی کام کے قابل نہیں رہتا۔ پھر تمہیں صلیب دے کر مار دوں گا۔

فرعون کے سامنے بھیک مانگنے والے جادوگر جو خدا تعالیٰ کا نشان دیکھ چکے تھے۔ ایمان لانے کے بعد اتنے دلیر ہو گئے کہ انہوں نے کہا۔

ہم تو اپنے پیدا کرنے والے خدا پر ایمان لے آئے ہیں تا کہ وہ ہمارے اس گناہ کو یعنی دھوکہ بازی کے مقابلے جس کے لئے تو نے ہمیں مجبور کیا تھا۔ معاف کر دے۔ تو اگر سزا دے گا تو زیادہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

صحافتی حلقوں میں یہ بات بڑی مشہور ہے کہ مدیر کو لکھے ہوئے لفظ سے بڑا پیار ہوتا ہے۔ بلکہ وہ لکھے ہوئے لفظ کا بھوکا ہوتا ہے۔ کوئی خبر ہو تو بجائے زبانی بالمشافہ بتانے یا ٹیلیفون پر ڈکٹیٹ کروانے کے اگر اسے لکھی ہوئی مل جائے اور لکھی ہوئی بھی اتنی ہی جتنی کہ وہ چھاپ سکتا ہے اسے کانٹ چھانٹ نہ کرنی پڑے تو بہت خوش ہوتا ہے۔ اس کے پاس مضمون آئے اور وہ اسی طرح کمپوز کرنے کے لئے دے سکے تو یہ اس کی بہت بڑی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن اگر مضمون کی کانٹ چھانٹ کرنی پڑے تو یقیناً یہ بات اسے خوش نہیں کر سکتی۔ آج کل اطلاعاتی ادارے خبریں بھیجتے وقت بھی اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ کوئی اخبار اس کا کتنا حصہ لے سکے گا۔ اور مضامین یعنی فیچر آرٹیکلز بھیجتے ہوئے بھی اس کے اوپر مضمون کے الفاظ کی تعداد لکھتے ہیں۔ مثلاً مضمون کا عنوان اور اس کے ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہوگا کہ اس مضمون کے ۱۳۹۰ الفاظ ہیں۔ یہ باتیں مدیر کے لئے آسانی پیدا کرتی ہیں۔ اور اس کے نہ صرف کام میں تیزی پیدا کرتی ہیں بلکہ خبریں اور مضامین جلد چھپ جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں بعض اخبارات ۸ صفحات کے ہیں اور بعض اخبارات ۶۰ صفحات کے۔ اگر آپ ایک ایسا مضمون ۸ صفحات والے اخبار کو بھیج دیں جس کا متحمل صرف ۶۰ صفحات والا اخبار ہو سکتا ہے تو یقیناً یہ مضمون جس طرح آپ نے بھیجا ہے اسی طرح نہیں چھپ سکے گا۔ چاہے آپ نے یہ بھی لکھا ہو کہ مضمون کسی قدر لمبا ہو گیا ہے لیکن امید ہے کہ آپ ازراہ نوازش یہ مضمون چھاپ دیں گے۔ یہ بات اچھی تو نہیں لگتی لیکن کہنی پڑتی ہے کہ مدیر اپنے اخبار کے لئے تو اپنی نوازشات نچھاور کرتا ہے لیکن اپنے مضمون نگار حضرات کے لئے ایسا نہیں کر سکتا۔ اگر ایک کے لئے کرے گا تو پھر ایک اور کے لئے بھی ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ اور جب ایک اور کے لئے ایسا کرے گا تو پھر ایک اور کے لئے ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ کس مضمون نگار کے ساتھ دوسرے مضمون نگاروں کی نسبت اس کے تعلقات زیادہ ہیں۔ اس لئے اس کا تو خاصا لمبا مضمون شائع کر دیا ہے اور دوسروں سے کہا ہے کہ اپنے مضمون کو مختصر کریں۔

بہر حال اخبار کا حجم اخبار کا طرز اسلوب' مد نظر رکھنے والی باتیں ہیں۔ ہر مدیر کی کچھ ترجیحات ہیں۔ کچھ مشکلات ہیں۔ کچھ اس کے اصول ہیں۔ مثلاً اگر کل ہی کے پرچہ میں ایک مضمون جنگلات کے متعلق چھپا ہے اور آج پھر ایک اور مضمون جنگلات کے متعلق آگیا ہے۔ تو یقیناً وہ اس مضمون کو فوری طور پر شائع کرنا نہیں چاہے گا۔ چاہے مضمون نگار کہے کہ فلاں کا مضمون چھاپا ہے تو میرا کیوں نہیں چھاپتے۔ یا مجھے مضمون بھیجے ہوئے اتنے دن ہو گئے ہیں۔ مدیر نے مضامین آخر چھاپنے ہی ہیں۔ کب چھاپنے ہیں' کس طرح چھاپنے ہیں' اور کتنے لمبے یا مختصر چھاپنے ہیں۔ اس کا فیصلہ اسی نے کرنا ہے اور وہ دراصل ادارت کے فرائض اسی لئے ادا کر رہا ہے کہ وہ ایسی باتیں کرے۔ بعض اوقات ادھر ایک مضمون آتا ہے اور تیسرے چوتھے یا پانچویں ساتویں روز ایک مکتوب مل جاتا ہے جس میں کسی قدر خفگی کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ میرا مضمون تو فلاں تاریخ تک چھپ جانا چاہئے تھا۔ آج تک نہیں چھپا۔ اب ہر مضمون نگار کو مدیر کس طرح سمجھائے کہ اس کا مضمون چھپ تو جائے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ وقت لگے۔ مضمون نگار کی اپنی ترجیحات ہیں ہر نوٹ اور خبر اور مضمون کے ساتھ جو مکتوب ملتا ہے اس میں یہ ضرور لکھا ہوتا ہے کہ جلد از جلد' اولین فرصت میں' شائع کیا جائے۔ لیکن مدیر بعض اوقات ایسا نہیں کر سکتا۔ موضوع کے لحاظ سے بھی اسے دیکھنا پڑتا ہے کہ یہ موضوع میرے اخبار کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یا نہیں اس موضوع کو میں کتنی اہمیت دے سکتا ہوں اور یکے بعد دیگرے اس موضوع پر کتنے مضامین اور کس تنوع کے ساتھ ان کو شائع کیا جا سکتا ہے۔ یہ ساری باتیں مدیر کی مجبوریاں کہلا سکتی ہیں۔ اصول بھی تو آخر ایک مجبوری ہی ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے اصول توڑے بھی جاتے ہیں لیکن اگر ہر اصول کو ہر شخص کے لئے توڑا جائے تو پھر اسے اصول کہنے کا مطلب ہی کیا ہے۔ اصول کے لئے استثنا بہت کم ہو سکتی ہے۔ اور ہونی بھی چاہئے۔ یعنی بہت کم ہونی چاہئے۔ تاکہ اصول اپنی جگہ پر قائم رہے۔ پس آپ خود اس سلسلے میں غور کریں کہ کیسا مضمون چھپ سکتا ہے۔ اخبار کس قسم کے مضمون کا متحمل ہو سکتا ہے اور پھر یہ بات مدیر پر چھوڑ دیں کہ یہ مضمون کب چھپے گا۔ بعض باتیں تو یقیناً فوری طور پر چھپ جانے کا تقاضا کرتی ہیں۔ امریکہ سے ایک جنازہ آرہا ہے۔ کل شام کے وقت یہاں جنازہ پڑھایا جائے گا۔ اس خبر کو آج چھپ جانا چاہئے۔ لیکن ہر خبر تو ایسی نہیں ہوتی۔ آج بھی چھپ سکتی ہے اور کل بھی اور بعض خبریں تو دو چار دن ٹھہر کر بھی چھپ سکتی ہیں۔ کیونکہ خبروں کی نوعیت پر اس کا انحصار ہے کہ اسے کتنی جلدی چھاپا جائے جو جلدی چھپنے والی ہوں ان کے لئے بعض اوقات جگہ نکال کر بھی انہیں چھاپا جاتا ہے۔ کسی اور خبر کو نکال کر انہیں جگہ دی جاتی ہے۔ اور جن کا بہت جلدی چھپنا ضروری نہیں ہے ان کے لئے دو چار روز انتظار بھی کیا جا سکتا ہے۔

یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہنی چاہئے۔ کہ کوئی مدیر اپنی میز پر اپنے کاغذوں کا ڈھیر لگ جانا پسند نہیں کرتا۔ وہ خبریں 'نوٹ' مضامین' چھاپنا چاہتا ہے۔ اور جلد از جلد چھاپنا چاہتا ہے۔ لیکن جلد از جلد کی تعیین نہیں کی جا سکتی۔ پس آپ لکھیں اور لکھتے رہیں اور بھیجیں اور بھیجتے رہیں۔ جو مضمون آج نہیں چھپا وہ پرسوں چھپ جائے گا۔ یا اور دو روز ٹھہر کر چھپ جائے گا۔ اگر آج نہیں چھپا تو اس میں تو کوئی شک نہیں آپ کو برا لگا ہوگا۔ لیکن مدیر نے اسے فوری طور پر نہ چھاپنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے پیچھے بھی تو کوئی بات کار فرما ہوگی۔ آخر اس نے ہر چھاپنے والی چیز کو چھاپنا ہے رکھ تو نہیں چھوڑنا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ واقعہ تو آج سے دس بیس سال پہلے ہوا تھا۔ لیکن جب اسے ضبط تحریر میں لا کر مدیر کو بھیجا گیا تو مطالبہ یہ کیا گیا کہ اسے فوری طور پر چھاپا جائے۔ اس میں فوری کی نوعیت کہاں سے آگئی لیکن بہر حال جیسا کہ میں نے کہا ہے کوئی مدیر اپنی میز پر چھپنے والے کاغذات کے ڈھیر نہیں لگا سکتا۔ اگرچہ پنواڑی کی طرح وہ انہیں اوپر نیچے کر کے دیکھتا رہتا ہے کونسا مضمون کب چھپنا چاہئے اور جس طرح پنواڑی اپنے پتوں کی کانٹ چھانٹ بھی کرتا ہے اسی طرح مدیر کو بھی کرنا پڑتا ہے۔

یہ ساری باتیں کہی اس لئے گئی ہیں کہ آپ جو مضمون بھیجتے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے ممنون ہیں۔ لیکن خدا کے لئے یہ بات مدیر کے احاطہ اختیار میں رہنے دیجئے کہ کون سا مضمون چھپے گا اور کون سے مضمون کا کتنا حصہ چھپے گا۔ اور کتنا حصہ کسی نہ کسی وجہ سے چھپ نہیں سکے گا۔ اتنے تعاون کی ہم اپنے ہر مضمون نگار سے توقع رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر مبین الحق خان

مگزیڈیما MYXOEDEMA

انسانی جسم کی کارکردگی کے لئے جسم کے اندر مختلف قسم کی رطوبتیں خارج ہوتی رہتی ہیں۔ جو مختلف کیمیائی عمل کے لئے ضروری ہیں۔ یہ رطوبتیں ہارمونز Hormones کہلاتی ہیں ہارمونز خاص قسم کے غدود سے خارج ہوتے ہیں۔ جنہیں ہم بغیر نالی کے غدود Ductless Glands کہتے ہیں۔ ہارمونز خون میں شامل ہو کر جہاں جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہنچتے ہیں اور اپنا کام انجام دیتے ہیں۔

ان غدود کی خرابی اور ہارمونز کی کمی بیشی سے مختلف قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اگر ان کی تشخیص اور علاج وقت پر نہ کیا جائے۔ تو انسانی جسم پر خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اس وقت جس بیماری کا تذکرہ مقصود ہے۔ اسے Myxoedema مگزیڈیما کہتے ہیں۔ یہ بیماری ہمارے گلے کے سامنے موجود ایک غدود جسے Thyroid Gland تھائرائڈ گلینڈ کہتے ہیں۔ کی خرابی سے ہوتی ہے۔ جو مختلف وجوہات کی وجہ سے اپنا کام ٹھیک طریق سے نہیں کرتا۔ جس کے نتیجہ میں .Thyroid Hormone نہیں بنتا۔ جو کہ جسم کے مختلف حصوں کی کارکردگی کے لئے ضروری ہے۔

خوش قسمتی سے یہ بیماری کم ہے۔ اور جب بھی کسی کو ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے۔ کہ اس خاندان کے دوسرے افراد بھی اس بیماری سے متاثر ہیں۔ اس طرح مردوں کی نسبت عورتیں اس بیماری کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔

اس بیماری کی تشخیص عموماً دیر سے ہوتی ہے۔ اور اس بیماری کی ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ مریض بیماری کی علامات کی وجہ سے مختلف سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے۔ اور اسی علامت کا علاج کرواتا ہے۔

اس بیماری میں مریض کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ ماہر خوراک Dieticians اور وزن کم کرنے والے کلینک جاتا ہے۔ مریض کا گلا بار بار خراب ہوتا ہے۔ اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس طرح شنوائی پر بھی اثر ہوتا ہے۔ اس کے لئے مریض ماہر امراض کان۔ ناک و گلا یعنی E.N.T کے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ مریض کے جسم کے بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جلد خشک اور موٹی ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مریض ماہر امراض جلد Dermatologist کے پاس جاتا ہے۔ اور علاج کرواتا ہے۔

مریض جسم میں دردوں۔ ہاتھ پاؤں سونے یا سن ہونے اور سویاں چبھنے کی شکایت کرتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے ماہر اعصاب و دماغ Nurologist سے رجوع کرتا ہے۔

اسی طرح خواتین جو اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ماہواری Menses کی خرابی کے لئے ماہر امراض نسواں Gyne Cologist سے علاج کرواتی ہیں۔

مریض کے لئے ایک اور پریشان کن علامت قبض اور گیس کی ہے وہ اس کے لئے ماہر امراض معدہ و جگر سے رجوع کرتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

بشیر الدین احمد سامی۔ لندن

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ

۲۰-۱۹۱۹ء میں جب میری والدہ محترمہ اماں جی حاکم بی بی صاحبہ شادی کے بعد قادیان آئیں تو وہ احمدی نہیں تھیں۔ انہوں نے نہ تو کلام اللہ پڑھا ہوا تھا۔ اور نہ ہی اردو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ کہتے ہیں جیسے ہی قادیان آئیں۔ تو محترمہ بیگم جی صاحبہ کی تربیت میں انہوں نے کلام اللہ ناظرہ۔ اردو۔ اور دیگر دینی باتیں سیکھ لیں۔ اول اول مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کے مکان میں ٹھہریں۔ اڑوس پڑوس کا ماحول' اخوت اور محبت کا ایک مثالی ماحول تھا۔ قرب و جوار میں مولوی غلام نبی صاحب۔ مکرم فضل محمد صاحب بابا ہرسیاں والے۔ مولوی بقاپوری صاحب مکرم عبدالرحمن صاحب مہر سنگھ۔ مکرم عبیداللہ صاحب بسمل۔ مکرم فضل الرحمن صاحب حکیم۔ اور مکرم ابوالعطاء صاحب جالندھری جیسے بزرگ گھرانے آباد تھے۔

۱۹۲۲ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ابا جی سردار مصباح الدین صاحب کو انگلستان کے مشن میں خدمت کے لئے بھجوایا۔ تو مکرم بابا ہرسیاں والے از خود اماں جی اور ان کی بیٹی فاطمہ کا خاص خیال رکھتے۔ اور اپنی بچیوں حلیمہ بیگم اور سردار بیگم کو ان کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کر دیا۔ تاکہ ان کی بیٹی فاطمہ کے ساتھ جا کر کھیلا کریں۔ اماں جی کے بطن سے جب چوتھا بیٹا پیدا ہوا۔ تو اس وقت حلیمہ بیگم اور سردار بیگم بڑی ہو چکی تھیں۔ انکو جب پتہ چلا تو تحفہ تحائف کے ساتھ اس نوزائیدہ بچے کو دیکھنے گئیں۔ لیکن وہ کیا جان سکتی تھیں۔ کہ قدرت کو آگے جا کر کیا منظور ہو گا۔ ۱۹۳۶ء کے قریب اگرچہ اماں جی اپنے نئے مکان میں چلی گئیں جو انہوں نے باویاں دے باغ کے سامنے بنوایا تھا۔ لیکن محبتیں اور تعلق بدستور قائم رہے۔

ایک دن باویاں دے باغ' کے ایک پیڑ کے سائے میں سخت گرمی اور تپش سے بچنے کے لئے ایک خاتون بیٹھی تھیں۔ جس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ اور گرمی کی شدت اور تپش کی وجہ سے بالکل بے ہوش پڑا تھا۔ وہ خاتون زار وزار رو رہی تھی۔ اتفاق سے میں بھی اس جگہ کھیل رہا تھا۔ اور جب یہ ماجرا دیکھا تو بھاگ کر اماں جی کو بتایا وہ بھاگم بھاگ میرے ساتھ آئیں۔ اس خاتون کو جا کر تھاما۔ دلاسا دیا بچے کو گود میں لیا اور فوراً اپنے گھر لے آئیں۔ اور اسے ٹھنڈک پہنچائی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس بچے نے آنکھیں کھول دیں۔ اماں جی نے ہمیں ریتی چھلہ کی طرف دوڑایا کہ اس بچی کے باپ خواجہ ناصر احمد صاحب کو بلا کر لائیں۔ وہ ان دنوں وہاں فروٹ کا کاروبار کرتے تھے۔

سالوں پر پھیلے ہوئے بظاہر یہ دو عام سے واقعات نظر آتے ہیں۔ لیکن قدرت کی شان دیکھیں کہ وہی لڑکی جو اماں جی کے ہاں نوزائیدہ بچے کو دیکھنے کے لئے تحفوں کے ساتھ گئی تھی۔ بالآخر اسی بچے کی ساس بنیں (یعنی حلیمہ بیگم اہلیہ شیخ محمد حسن صاحب آف لندن) اور وہ شیر خوار بچہ جو "باویاں دے باغ" میں اپنی ماں کی گود میں بے ہوش پڑا تھا۔ جس کو اماں جی نے گود لیا اور ٹھنڈک پہنچائی وہ بچہ خواجہ منیر احمد صاحب آف ربوہ ہیں۔ اور وہ اسی بچے کے سمدھی بنے جس نے انہیں بچپن میں اپنی ماں کی گود میں بے ہوش پایا تھا۔ جبکہ عزیزم منیر شہزاد احمد کے ساتھ ان کی بیٹی شازیہ بیاہی گئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی گود میں اماں جی کا پڑپوتا شاہزیب کھیل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی سے رکھے۔

نصف صدی پہلے تپ دق ایک ایسا مہلک مرض تھا۔ جس گھر میں آ جاتا تھا وہ کنبے کا کنبہ ہلاکت کی لپیٹ میں ہوتا۔ ایک موقعہ پر ہمارے گھر کے سامنے باغ میں کسی دیہات سے ایک تپ دق کا مریض آ گیا۔ اس کے لواحقین اسے بے یار و مددگار چھوڑ گئے۔ مریض چلنے پھرنے سے قاصر تھا۔ مرض انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ کوئی بھی شخص ایسی حالت میں مریض کے پاس کھانا یا پانی تک لیجانے سے گھبراتا تھا۔ اماں جی کو جب یہ پتہ چلا کہ ان کے پڑوس میں ایک بے بس انسان انتہائی مہلک مرض میں مبتلاء بے یار و مددگار پڑا ہے۔ تو فوراً تمام خطرات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس اجنبی مریض کی تیمارداری کے لئے مستعد ہو گئیں۔ اور اس کی باقاعدہ خبر گیری کی۔ کھانا پہنچایا۔ پانی کا انتظام کیا۔ اور دعائیں بھی کیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا رحم نازل فرمائے۔ بالآخر وہ مریض چل بسا۔

ہمارے گھر کے سامنے آنے جانے والے دیہاتیوں کا اکثر گذر رہتا تھا۔ چونکہ بہت بڑا آموں کا باغ تھا۔ گرمی کی وجہ سے یہ راہگیر اس باغ میں ستانے کے لئے رکتے۔ یہاں تک کہ دن ڈھل جاتا۔ لیکن پانی کا کنواں اس باغ کے ورلے کنارے پر تھا۔ اس لئے باغ میں رکنے والے راہگیروں کے لئے تازہ پانی حاصل کرنے کے لئے ہمارا گھر ہی سامنے تھا۔ اماں جی ان سب راہگیروں کے لئے اپنے صحن کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھتی اور پانی کا نل دن بھر چلتا رہتا۔ اس کے علاوہ ہم بچوں کی ڈیوٹی لگاتیں کہ باغ کے بڑے پیڑ کے نیچے ہر وقت بڑے بڑے مٹکے پانی کے بھرے رکھیں۔

تقسیم ہند کے موقعہ پر قادیان کے گرد و نواح کے تمام دیہات مسلمانوں سے خالی ہو رہے تھے۔ میں اپنے گھر کے سامنے باغ کے سب سے بوڑھے پیڑ کے نیچے کھڑا تھا۔ کہ دیکھا کہ ہرچووال کی سڑک جو ہمارے گھر کے سامنے سے ریتی چھلہ کو جاتی ہے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی کوٹھی کی جانب سے ایک بہت بڑا قافلہ نمودار ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس قافلہ نے "باویاں دے باغ" میں پڑاؤ ڈال دیا۔ یہ سب بھانبھڑی گاؤں کے پناہ گزین تھے۔ مرد۔ عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے۔ سب شامل تھے۔ ساز و سامان سے لدے پھدے گڈے۔ گائے۔ بھینس۔ ڈنگر وغیرہ اس سارے ماحول نے اس بوڑھے باغ کو دیکھتے ہی دیکھتے آباد کر دیا۔ دن ڈھل گیا اور رات ہو گئی۔ باغ میں الاؤ جلنے لگے۔ جس باغ میں رات کا سناٹا رہا کرتا تھا۔ آج کی رات وہ لالٹینوں اور روشنیوں کا شہر بن چکا تھا۔

آدھی رات گذری ہو گی موسلادھار بارش ہونے لگی ہم ابھی سوئے ہی تھے کہ دروازے کھٹکنے لگے باہر دیکھا تو گاؤں کا گاؤں بارش سے بچنے کے لئے امڈا پڑا تھا۔ اماں جی نے گھر کے سب دروازے کھول دئے۔ گاؤں والوں نے بھی سمجھداری سے کام لیا۔ عورتوں اور بچوں کو اندر بھجوا دیا۔ ور مرد باغ میں ہی اپنے گڈوں پر بوریاں تان کر رات بسر کرنے لگے۔ لیکن بارش تھی جو تھمنے کا نام نہ لے رہی تھی۔ قادیان کی بارشوں کا حال سبھی قادیانی حضرات جانتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشیں بھی اسی طرح بے تحاشا برستی چلی آئی ہیں۔ اس کے نظاروں کا حال بھی اظہر من الشمس ہے۔

بارش کے اس سمے میں اماں جی نے گھر کے تمام بستر۔ چارپائیاں۔ غرضیکہ ہر چیز اپنے ان مہمانوں کے سامنے پیش کر دی۔ گھر کا کوئی کمرہ اپنے بچوں کے لئے علیحدہ نہیں کیا۔ یوں لگتا تھا کہ بھانبھڑی کا بھانبھڑی ہمارے گھر کا کنبہ ہے۔ جہاں جہاں جگہ ملی۔ چولھے جلا دئے گئے۔ اماں جی کہیں بچوں کیلئے دودھ گرم کر رہی تھیں۔ کہیں چائے بنا رہی تھیں۔ روٹیاں ہیں کہ مسلسل پکتی چلی جا رہی تھیں۔ سٹور میں سردیوں کے لئے جمع شدہ ایندھن ان کے سپرد تھا۔ گاؤں کی عورتیں بہت باہمت تھیں۔ شیر خوار بچے گود میں تھے بارش سے گیلی پڑی تھیں مگر ہر کام مستعدی سے کر رہی تھیں۔ زیوارت سے بھری ہوئی تھیلیاں ان سے سنبھالی نہ جاتی تھیں بلاتکلف انہوں نے یہ تھیلیاں اماں جی کے پاس امانتاً ڈھیر کر دیں۔ تقریباً ایک ہفتہ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مجھے یاد نہیں کب رات ہوتی تھی۔ کب دن چڑھتا تھا۔ اتنے بڑے میلے میں دن رات کا کوئی تصور ہی باقی نہ تھا۔ ادھر بارش کا زور اس قدر تھا کہ زیادہ عرصہ پورے گاؤں کو چند گھروں میں سمیٹنا مشکل ہو رہا تھا چولھے چوبیس گھنٹے جلنے کے باوجود ضرورت پوری نہیں کر رہے تھے۔ بالآخر جانے کس طرح تختوں کی بنی ہوئی کشتیوں پر تیرتے ہوئے خدام لنگر خانہ سے روٹیاں لائے جب وہ تقسیم ہو رہی تھیں تو کوئی چھینا جھپٹی نہ تھی۔

بھانبھڑی کے لوگ اپنے چوہدریوں کے مشورہ پر چلتے تھے۔ ہر جگہ اپنے وفد کو آگے کرتے تھے۔ ان میں کوئی بھگدڑ نہ تھی۔ ایک منظم قافلہ تھا۔ ہم ان کے اس وفد کو لے کر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر گئے عاجز بھی ساتھ گیا۔ وہاں سید ولی اللہ شاہ صاحب سے ملایا۔ ان کے سامنے اس وفد نے اپنی ضروریات کو اس طرح پیش کیا جیسا کہ یہ ان کا حق ہے۔ (بے شک ان کا حق تھا احمدیت ہے ہی ایک ایسا معاشرہ جس میں بلا امتیاز مذہب و عقیدہ سب کو برابر کا حق حاصل ہے۔) سید ولی اللہ شاہ صاحب نے انہیں تسلی دی۔ ہمدردی سے سمجھایا۔ کہ تحریک جدید انجمن احمدیہ ہوسٹل میں چلے جائیں۔ وہاں رہائشی کمرے بھی ہیں۔ اور کھلی جگہ بھی ہے۔ بارش سے کافی حد تک بچاؤ رہے گا۔ لیکن ان کا اصرار تھا کہ انہیں اسی جگہ رہنے دیا جائے۔ اور دیگر ضروریات بھی اسی جگہ پوری کی جائیں چونکہ سہولت کے تقاضے یہی تھے اس لئے وہ بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید میں منتقل ہو گئے۔ اس کے بعد قادیان کے محلوں میں فساد انتہا کو پہنچ گیا۔ محلے خالی ہو کر سمٹنے لگے۔ اس افراتفری کو دیکھ کر بھانبھڑی کے سربراہوں نے پیدل قافلہ کی صورت میں پاکستان جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ہرچند جماعت نے منع کیا کہ پیدل قافلہ اس وقت خطرہ سے خالی نہیں لیکن وہ روانہ ہو گئے۔ شام تک یہ اطلاع مل گئی کہ اس قافلہ پر رستہ میں حملہ ہوا۔ جانے کس قدر نقصان ہوا اور نجانے وہ کس حال میں پاکستان پہنچے۔

قیام پاکستان کے بعد اماں جی نے پاکستان میں چنیوٹ محلہ گڑھا کو اپنا مسکن بنایا۔ اس گھنی اور الجھی الجھی آبادی میں زیادہ تر جالندھر اور پانی پت کے مہاجر آ کر آباد ہوئے۔ اس نئے ماحول میں بہت جلد اماں جی نے اپنی ایک جگہ بنالی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے محلہ کی عورتیں۔ بچے اور بچیاں ان کے پاس آنے لگیں۔ صبح سے لے کر دن ڈھلے تک کوئی وقت بھی ایسا نہ تھا جب اڑوس پڑوس کی عورتیں۔ اور بچے سبق پڑھنے کے لئے حاضر نہ ہوں۔ ان کی یہ شہرت جب شہر میں پھیلی تو ہر دکاندار ان کی خدمت کے لئے مستعد نظر آتا۔ یوں وہ اب اس ماحول میں "بے بے" کے نام سے پہچانی جانے لگیں اور آج بھی اس گھر کو وہی عزت اور احترام حاصل ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اماں جی کی وجہ سے حاصل ہے۔ جب ۱۹۵۳ء میں فسادات کی لہر دوڑی اور چنیوٹ سے احمدیوں کو ربوہ جانا پڑا اس افراتفری میں مکان کو کھلا چھوڑنا پڑا۔ لیکن جب حالات سازگار ہوئے۔ اور واپس اپنے گھروں میں آئے تو اڑوس پڑوس کا یہ اخلاص تھا۔ کہ انہوں نے اس گھر کے احترام کی وجہ سے کسی قسم کا نقصان نہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۱۱۲ میں حمیدہ بانو زوجہ شیخ وُدود احمد نفیس معلم وقف جدید قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد حال نگرپارکر ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی مع حق مہر بصورت زیورات وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۔/۵۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ سلائی مشین مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے۔ ۳۔ گھڑی کلائی مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے۔ نقد رقم مبلغ ۔/۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حمیدہ بانو احمدیہ ہاؤس نگرپارکر p.o خاص ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر۱ سید مبارک احمد شاہ وصیت نمبر ۱۸۴۰۰ معلم وقف جدید گواہ شد نمبر۲ وُدود احمد نفیس وصیت نمبر ۲۷۵۱۷ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۱۳ میں امۃ النصیر بیوہ چوہدری حسین علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1995-۵-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ترکہ خاوند سے شرعی حصہ پونے تین ایکڑ مالیتی ۔/۱۳۶۰۰۰ روپے۔ ۲۔ طلائی بالیاں وزنی نصف تولہ مالیتی ۔/۲۰۰۰ روپے۔ ۳۔ مکان کا ۱/۲ حصہ جس میں حق مہر شامل ہے مالیتی ۔/۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت پسران خود مل رہے ہیں مبلغ ۔/۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کی اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ النصیر بیوہ چوہدری حسین علی ساکن فیروز والا p.o خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ فیاض احمد ملہی گواہ شد نمبر۲ خالد عمر بٹر فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۱۴ میں چوہدری محمد احمد ولد چوہدری غلام محمد قوم بھٹی پیشہ کاروبار عمر ۶۰ سال بیعت..... ساکن لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر ۳۸/۲۵ B-1 ایریا لیاقت آباد برقبہ ۸۷ مربع گز مالیتی ۔/۴۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپے روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد احمد مکان ۳۸/۲۵ B-1 ایریا لیاقت آباد کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲ خواجہ وجاہت احمد سیکرٹری وصایا حلقہ لیاقت آباد وصیت نمبر ۲۲۱۵۲۔

مسل نمبر ۳۰۱۱۵ میں عزیز حسین ولد مومن حسین قوم...... پیشہ تجارت عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کے ڈی اے سکیم کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ فلیٹ نمبر ۵۰۲ اے شاہین ویو شاہراہ فیصل کراچی نمبر ۸ مالیتی ۔/۹۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ زمین برقبہ ۵۰۰ مربع گز انڈسٹریل ایریا کورنگی کالونی کراچی مالیتی ۔/۵۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز حسین مکان نمبر K.D.A-D/۹۸ سکیم نمبر ۱ کراچی نمبر ۷۵۳۵۰۔ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد مبشر سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر۲ چوہدری صغیر احمد صدر مجلس موصیان۔

مسل نمبر ۳۰۱۱۶ میں امینہ راحت زوجہ جمال الدین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاداماں ٹاؤن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی ۱۰ تولہ مالیتی ۔/۴۲۰۰۰

باقی صفحہ 7 پر

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 20- جنوری 1956ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY January 20, 1956.

the TRUTH

AN AHMADIYYA PUBLICATION

Vol.V. No 8 — LAGOS, FRIDAY January 20, 1956. — Price ONE PENNY

Maulana N. A. Mobashir Amir and Missionary Incharge of the Ahmadiyya Movement Gold Coast.

Thousands Of Ahmadis Attend Annual Conference Of Gold Coast Misson

Maulana Mobashir Reviews The Activities Of The Mission During The Last Year And Asks The Members To Pledge Their Services For The Current Year

The Annual Ahmadiyya Conference of the Gold Coast Mission held at their local headquarters, Saltpond, on 12-14th of January 1956 was a tended by thousands of Ahmadis who arrived there a day or two before, from all the different parts of the country.

Maulvi Naseem Saifi, Head of the Ahmadiyya Missions in West Africa, also attended. He had flown from Nigeria and was received at Accra Airport by Maulvi A. Q. Shahid and Maulvi K. A. Akhtar.

In his opening speech Maulana N. A. Mobashir, Amir and Missionary Incharge of the Ahmadiyya Movement, Gold Coast [illegible]

Others who spoke included Maulvis M. A. Qureshi, S. M. Ahmadi, A. Q. Shahid, K. A. Akhtar, A. L. Shahid, Messrs Jibril Adams, A. I. Ahmad and [illegible] Isa. Mr. Jamaluddeen the General Secretary, and Mr Bashiruddeen the Secretary for Tabligh, played very active part during the Conference. Maulvi Naseem Saifi also addressed the gathering.

During the week

NICHOLOSON REPORT

The Report of the Nicholson Enquiry into the Ibadan District Council affairs has been published. Mr Nicholson has stated in his report that there have been eleven substan- [illegible]

[illegible] احمدیوں نے گولڈ کوسٹ [illegible] کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے سال گذشتہ میں مشن کی کارروائیوں کا ذکر فرمایا اور احباب پر زور دیا کہ وہ نئے سال خدمت دین کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

اس جلسے میں جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کے رئیس المربیان مولانا نسیم سیفی صاحب نے بھی نائیجیریا سے آکر شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

بقیہ صفحہ 3

سے زیادہ اس دنیا کی زندگی کو ختم کرسکے گا۔ بے شک ختم کردے۔ تیرا زور اس دنیا میں چل سکتا ہے اگلے جہان میں نہیں۔ اب دنیا کی کوئی طاقت ہمیں کفر کی طرف لوٹا نہیں سکتی۔ اور پھر مقابلہ ختم ہوگیا۔

حضرت موسیٰؑ نے فرعون اور اس کی قوم کو بہت تبلیغ کی اور متواتر کئی نشانات کے ذریعے ان پر اتمام حجت کی۔

بقیہ صفحہ 4

اس بیماری میں سینے میں درد Angina اور سانس پھولنے کی شکایت ہوتی ہے۔ اور مریض اس کے لئے ماہر امراض دل Cardiologist کے پاس علاج کے لئے جاتا ہے۔

جب بیماری بہت طول پکڑ جائے۔ تو اس سے مریض پاگل پن کی علامتیں ظاہر کرنے لگتا ہے۔ جس کے لئے اس کے لواحقین اسے ماہر امراض نفسیات Psychiatrist کے پاس علاج کے لئے لے جاتے ہیں۔

لیکن اگر ابتدا ہی میں اس بیماری کی تشخیص کر لی جائے۔ یا مریض کسی طرح ماہر امراض غدود Endo Grinologist کے پاس پہنچ جائے۔ تو تشخیص کے بعد اس بیماری کا علاج بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے مریض کو دوا کی ایک خوراک روزانہ تمام عمر کھانی پڑتی ہے۔ اور یہ بہت سستی دوا ہے۔ اس دوا سے ہارمون کی کمی پوری ہوتی رہتی ہے۔ اور تمام علامات جو اوپر بتائی گئی ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور مریض ایک صحت مند انسان کی طرح بقیہ زندگی گزار سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

ہوئے دیا۔ دراصل پاکستان کے یہی وہ مخلص عوام ہیں۔ جو پاکستان کی سالمیت کے لئے ایک تعویذ کی حیثیت رکھتے ہیں جو عقائد کے اختلافات کے باوجود۔ باہم ہمدردی۔ محبت اور بھائی چارہ کی اقدار کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 6

روپے -۲- نقد رقم -/۳۰۰۰ روپے- کل جائیداد مالیتی -/۴۵۰۰۰ روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامۃ امینہ راحت R-۵۰۶ سیکٹر B-۱۴ شاماں ٹاؤن نارتھ کراچی ۷۵۸۵۰ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ جمال الدین وصیت نمبر ۲۸۱۵۲-

مسل نمبر ۳۰۱۱۷ میں رشیدہ بیگم زوجہ نور محمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن ۹/۲۳ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -۱- طلائی بالیاں وزنی چھ گرام مالیتی -/۲۲۲۰ روپے- ۲- حق مہر -/۲۰۰۰ روپے- ۳- نقد رقم -/۲۵۰۰۰ روپے- کل جائیداد مالیتی -۲۹۲۲۰ روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ نور محمد ۹/۲۳ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ صوبیدار میجر برکت علی وصیت نمبر ۱۲۱۶۳ گواہ شد نمبر۲ لیاقت علی انجم پسر موصیہ-

مسل نمبر ۳۰۱۱۸ میں ارشاد بیگم زوجہ چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم جٹ سروعہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۱ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -۱- حق مہر وصول شدہ مالیتی -/۱۲۰۰ روپے- ۲- زیورات طلائی وزنی ۲۰۰-۵۱ گرام مالیتی -/۲۱۲۰۶ روپے- کل جائیداد مالیتی -/۲۲۴۰۶ روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامۃ ارشاد بیگم ۹/۱ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ گواہ شد نمبر۲ عطاء اللہ مجیب وصیت نمبر ۲۸۷۱۹-

مسل نمبر ۳۰۱۱۹ میں چوہدری شیر محمد ولد مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشت کاری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۶۹- ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -۱- تین ایکڑ زرعی زمین- ۲- رہائشی مکان برقبہ ۶ مرلہ- ۳- پلاٹ برقبہ ۹ مرلہ واقع چک نمبر ۶۹- ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد- تینوں کی موجودہ قیمت پانچ لاکھ روپے- اس کے علاوہ ایک بھینس ایک جھوٹی اور دو کٹے مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے- کل جائیداد مالیتی -/۵۲۰۰۰۰ روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰۰ روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد چوہدری شیر محمد چک نمبر ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ براستہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر۱ رحمت اللہ ولد برکت علی چک نمبر ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر۲ مولوی عبدالرحیم ولد سلطان احمد چک نمبر ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد-

مسل نمبر ۳۰۱۲۰ میں عبدالودود ولد عبدالمجید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -۱- پلاٹ برقبہ X۷۰ ۳۰ واقع P.W.I کالونی لوئی بھیر ضلع راولپنڈی مالیتی -/۱۰۰۰۰۰ روپے- ۲- مکان برقبہ ۳ مرلہ واقع کچی آبادی مصطفیٰ آباد (جس کی زمین کا تاحال فیصلہ نہیں ہوا) یہ والد کا ترکہ ہے جس کے وارث ۵ بھائی اور ۳ بہنیں ہیں ملبہ مالیتی -/۱۰۰۰۰۰ روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد عبدالودود مکان نمبر ۶۶ گلی نمبر ۱۹- گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور گواہ شد نمبر۱ شفیق احمد سیکرٹری مال مصطفیٰ آباد لاہور گواہ شد نمبر۲ عاصم رضوان ڈار ۴۹-A انفنٹری روڈ لاہور زعیم حلقہ-

مسل نمبر ۳۰۱۲۱ میں عزیز احمد ولد یمین الیامن قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد عزیز احمد مکان نمبر ۳۸۹ گلی نمبر ۳۱- G-۸/۲ اسلام آباد گواہ شد نمبر۱ یمین الیامن وصیت نمبر ۱۹۷۶۴ والد موصی گواہ شد نمبر۲ فضل احمد وصیت نمبر ۲۸۰۶۲-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ رافیہ کنول صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب عامر دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ شوگر کی وجہ سے سخت علیل ہیں ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنام ورثاء ڈاکٹر نذیر احمد صاحب)

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب سکنہ مکان نمبر A-۶/۵۰ دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے- کہ ان کے والد مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کے مکان A-۶/۵۰ واقع محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نصف حصہ درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- محترمہ سلامت بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم چوہدری نور محمد صاحب ایڈووکیٹ (بیٹا)
۳- مکرمہ نور جہاں بیگم صاحب (بیٹی) ۴- مکرمہ زینب بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵- مکرمہ مبارکہ بیگم صاحب (بیٹی)
۶- مکرم نصیر احمد صاحب طارق (بیٹا) وفات یافتہ ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے-
۱- محترمہ شہباز بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرمہ امۃ الحئی مہناز صاحب (بیٹی)
۳- مکرم فضل احمد صاحب (بیٹا)
۴- مکرمہ گل بشریٰ صاحب (بیٹی)
۵- مکرمہ راشدہ صاحبہ (بیٹی)
۶- مکرم ذوالقرنین صاحب (بیٹا)
۷- مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے- کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے میٹرک کا رزلٹ آچکا ہے- اور نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر میں داخلہ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈیول کے مطابق ہوگا- نصرت جہاں انٹر کالج بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد اور محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ ہے- (پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج)

ہوتا ہے- مگر محمد رسول ﷺ کے ماننے والے مذہبی حیثیت سے اپنے پاک اور ثابت شدہ بین اور روشن عقائد اور اصول مذہب کے لحاظ سے کل دنیا پر فضیلت رکھتے ہیں- کیا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی صرف دعوے سے افضل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں- خدا تعالیٰ مخفی در مخفی ارادوں اور نیتوں کو جانتا ہے- اس کی حضور نفاق کام نہیں آ سکتا- (قلب سلیم) کام آتا ہے- سلامتی ہو- انکار نہ ہو- خدا سے سچی محبت ہو- اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی ہو- امر بالمعروف کرنے والا اور (برائیوں سے روکنے والا) ہو- بدی کا دشمن 'راستبازوں کا محب ہو- خدا تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ نہ ہو- یہ منشائے (دین حق) ہے- پس یاد رکھو کہ عقائد کے لحاظ سے دنیا میں بے نظیر چیز (دین حق) ہے- میں راستی سے کہتا ہوں کہ ایمان کے لحاظ سے- اعمال کے لحاظ سے دنیا میں کوئی مذہب (دین حق) سے مقابلہ نہیں کر سکتا- مگر میں یہ بھی ساتھ ہی کہوں گا (دین حق) ہو- دعوے نہ ہو- (-) ساری توجہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف لگا دیوے- اور ایسے طریق پر کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے- یا کم از کم اتنا ہی ہو کہ اس بات کو کامل طور پر سمجھے کہ خدا مجھ کو دیکھ رہا ہے- خدا تعالیٰ کے انعام کو یاد کرکے اور یہ دیکھ کر کہ کیسی کتاب- کیسا مذہب اس نے عطا کیا ہے-

(از "خطبات نور" جلد اول صفحہ ۱۰)

بقیہ صفحہ 1

والے کے جھوٹ کے ظاہر ہونے پر- وعدہ خلافی کرنے والے کے خلاف وعدہ پر ان کو کیسا دکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 16- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے حکومت کے ساتھ مذاکرات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک مرحلے پر تعطل کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا اس پر ایم کیو ایم کے لیڈر نے عوامی حلقوں سے رائے طلب کی تھی جنہوں نے مذاکرات جاری رکھنے پر زور دیا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ الگ صوبے کا مطالبہ گناہ نہیں۔ حالات کی وجہ سے علیحدہ صوبے کا مطالبہ ہر مہاجر کے دل کی آواز ہے۔ مہاجروں کو حقوق مل جائیں تو انہیں برابر کے شہریوں کا احساس ہو گا۔

○ ایم کیو ایم نے حکومت کے ۲۱ نکات کے جواب میں ۲۱ مظالم کی فہرست پیش کر دی ہے۔ مذاکراتی ٹیم نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ہم مذاکرات جاری رکھنا چاہتے ہیں جبکہ حکومت ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔

○ سلامتی کونسل میں اس قرارداد پر رائے شماری ملتوی کر دی گئی ہے جس کا مقصد پاکستان بھارت اور اسرائیل سمیت ان تمام ملکوں کے خلاف پابندیاں لگانا ہے جو ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں یا جنہوں نے ایٹمی عدم پھیلاؤ کے سمجھوتے (این پی ٹی) پر دستخط نہیں کئے۔ رائے شماری کا التوا چین کی طرف سے اس قرارداد کو ویٹو کئے جانے کی دھمکی اور غیر جانبدار ملکوں کی طرف سے اس کی مخالفت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کی تنظیم الفاران کی اس دھمکی کے بعد کہ اگر بھارتی فوجوں نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور اغوا شدہ سیاحوں کی تلاش میں تلاشیوں کا سلسلہ بند نہ کیا تو وہ یرغمالی سیاحوں کو قتل کر دیں گے۔ بھارتی حکومت نے سرچ آپریشن روک دیا ہے۔ اور ان ۲۱ کشمیری کمانڈروں کی رہائی پر آمادگی ظاہر کی ہے جن کا الفاران نے مطالبہ کیا ہے۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ سے ۵۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی ثقافتی طائفے پر ۲۸ کروڑ روپے کا خرچ قوم سے سنگین مذاق اور قومی جرم ہے۔ اس رقم سے کتنے ہی سکول کالج سڑکیں اور ہسپتال بن سکتے تھے۔

○ سندھ کول اتھارٹی کی مبینہ نااہلی کی وجہ سے تھر میں کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے لئے دس ارب ڈالر کے ۱۱۔ عظیم منصوبوں پر نو ماہ کا عرصہ گذرنے کے باوجود کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس طرح سے سندھ میں اربوں ڈالر کی غیر ملکی سرمایہ کاری کھٹائی میں پڑ گئی ہے۔

○ نئی لیبر پالیسی تیار کی جا رہی ہے جس کے تحت کنٹریکٹ ملازمت پر پابندی لگا دی جائے گی۔ زرعی مزدوروں کو بھی یونین سازی کا حق دیا گیا ہے۔ عدالتیں معینہ مدت میں ملازمین کو انصاف فراہم کرنے کی پابند ہوں گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) کے مرکزی رہنما اور رکن قومی اسمبلی میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ اگر منظور احمد وٹو کو چھیڑا گیا تو سرحد اور مرکز بھی متاثر ہوں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسلم لیگ کا اتحاد فائنل راؤنڈ میں ہے اس کے بعد صدر کا الیکشن کرائیں گے۔ کچھ رکاوٹیں ہیں جو جلد دور ہو جائیں گی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ان کی مسلم لیگ' اتحاد کے لئے حکومتی عہدوں اور اسمبلیوں سے مستعفی ہونے کو تیار ہے۔ نواز شریف مسلم لیگ نہیں۔ انہوں نے کبھی جماعت کی ترجیحات پر عمل نہیں کیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) میں اختلافات کی کوششیں خاک میں مل گئیں۔ پی ڈی ایف کی حکومت کے خلاف شوشے چھوڑنے والوں کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔ ہمارا اتحاد مضبوط بنیادوں پر استوار ہے۔ پانچ سال پورے کریں گے۔

○ شاہدرہ میں پولیس مقابلے میں ہلاک ہونے والے مبینہ ڈاکو بابر کے لواحقین اور اہل علاقہ نے پولیس کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ تھانے پر حملے کر دیا اور جی ٹی روڈ پر ٹائروں کو آگ لگا کر ایک طرف گوجرانوالہ تک اور دوسری طرف شیخوپورہ تک ٹریفک جام کر دی گئی۔ بعد ازاں پولیس نے آنسو گیس پھینک کر ہجوم کو منتشر کیا۔

○ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ چاہے تو پاکستانی فوج سربوں سے جنگ کرنے کو تیار ہے۔ بی بی سی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا اقوام متحدہ کو بوسنیا میں جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ اس نے نہیں کیا۔

○ بوسنیا میں سربرینیکا کے قصبے پر سربوں کے قبضے کے بعد مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک نے کہا کہ مغربی ممالک بوسنیائی مسلمانوں کی نسل کشی میں برابر کے شریک ہیں۔

○ فرانس نے تجویز پیش کی ہے کہ دس روز کے اندر اندر بوسنیا کے سربوں کے خلاف سخت فوجی کارروائی کی جائے۔ فرانس نے کہا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ بوسنیا سے اپنے فوجی واپس بلانے پر غور کرے گا۔

○ کراچی کے حالات کے پیش نظر اس سال یوم آزادی سادگی سے منایا جائے گا۔ چراغاں اور آتش بازی نہیں کی جائے گی۔

○ سندھی لیڈر رسول بخش پلیجو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم حکومت مذاکرات غیر نمائندہ اور بے فائدہ ہیں۔ ڈاکٹر قادر مگسی نے کہا ہے کہ سندھیوں کو سندھ کے معاملات چلانے کا حق دیا جائے۔

○ سوزوکی کاروں کی قیمتوں میں ۲۵ سے ۳۰ ہزار روپے تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ چیف سیکرٹری پنجاب کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ بغاوت کیس میں نواز شریف کے نام بھیجے گئے سمن کی تعمیل ان کے وکیل نے کر لی ہے۔ چوہدری شجاعت حسین اور نواز شریف کے وکیل ان کی جگہ پیش ہوں گے۔

○ امریکی کانگرس کے ارکان میں تقسیم کی گئی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان اپنا ایٹم بم دوسرے اسلامی ممالک کو دے سکتا ہے۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام بے نظیر کے نہیں بلکہ فوجی کنٹرول میں ہے۔

○ حکومت نے کراچی کے بارے میں سفارت کاروں کو بنیادی حقائق سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم بھی سفارت کاروں کو عشائیہ میں مدعو کریں گی اور انہیں تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کریں گی۔

○ ۱۸۔ جولائی کو حکومت پنجاب کی افسر شاہی میں تبدیلیاں آنے کی توقع ہے۔

جیساکہ آپ کو علم ہے کہ ہر کپڑے کی جان اس کا پرنٹ ہوتا ہے۔ ہم آپ کے لئے بڑی محنت اور کوشش سے دلکش اور خوبصورت پرنٹ منتخب کر کے لاتے ہیں
ذیشان شاپنگ سنٹر
وقت ۵ بجے شام تا ۹ بجے شام

لندن جانیوالے احباب کیلئے
"خوشخبری"
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی سیر و قیام ہوٹل
• کراچی لندن واپسی 15300+1000 ٹیکس کل کرایہ /16300
• لاہور لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس کل کرایہ /21200
• اسلام آباد لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس کل کرایہ /21200
کنفرم سیٹیں۔ آرام دہ سفر
• Repeat Visit Visa فری سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
13/ب الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ فون 211550 فیکس 211166

ضرورت ہے
ہمارے ادارے کو محنتی دیانتدار اور مخلص لائسنس یافتہ ریٹائرڈ فوجی گن مین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فیکٹری دفتر میں جمع کروا دیں۔ انٹرویو مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۹۵ء کو ہوگا۔ تنخواہ اور دیگر مراعات موقع پر طے ہونگی۔
منجانب
ایم ڈی وارثی کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (بھائی سوپ)
3۔ کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

حبوب مفید اطہرا /25، /75
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /150
تریاق معدہ /15، /25
روشن کاجل /6
سرمہ جواہر /10
ناصر دواخانہ ربوہ
فون 211434-04524